کیا مشائخ و علمائے کرام قیامت کے دن اپنے متعلقین کی شفاعت کریں گے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:JTL-0470 تاریخ:16-01-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا مشائخ کرام، علمائے کرام اپنے مریدین و متعلقین کی بروزِ محشر شفاعت کریں گے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جی ہاں بالکل! بروزِ محشر سید الشافعین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بابِ شفاعت کھولنے کے بعد مشائخِ کرام، علمائے کرام اپنے مریدین و متعلقین کی ضرور شفاعت فرمائیں گے، بلکہ ہر وہ مؤمن جس کو کوئی دینی منصب عطا ہو، جیسے حفاظ کرام، حجاج کرام اور کامل الایمان مؤمنین وغیرہ ان کو بھی شفاعت کا اذن دیا جائے گا۔ جس پر کئی احادیث طیبات شاہد ہیں، نیز اس پر کثیر اقوالِ محدثین و فقہا و علما موجود ہیں۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یشفع یوم القیامۃ ثلاثۃ: الأنبیاء، ثم العلماء، ثم الشھداء“ یعنی قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے: انبیا، علما اور شہدا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الشفاعۃ، الحدیث 4313، جلد 2، صفحہ 1443، دار إحیاء الکتب العربیہ)

علمائے کرام کو شفاعت کا منصب دیا جائے گا، چنانچہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یبعث العالم والعابد، فیقال للعابد:

ادخل الجنة، ویقال للعالم: اثبت حتی تشفع للناس "یعنی: عالم اور عابد دونوں کو (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ کیا جائے گا، اس کے بعد عابد سے کہا جائے گا کہ تو جنت میں داخل ہو جا اور عالم کو حکم ہو گا کہ تم ابھی ٹھہرو اور لوگوں کی شفاعت کرو۔

(شعب الایمان، جلد3، صفحہ234، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع بالریاض)

ائمہ کرام وصوفیہ عظام اپنے متبعین کی شفاعت فرمائیں گے، اس کے متعلق امام اجل سیدی **عبد الوہاب** شعرانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: "قد ذکرنا فی کتاب الاجوبۃ عن ائمۃ الفقھاء و الصوفیۃ کلھم یشفعون في مقلدیھم ویلاحظون احدھم عند طلوع روحہ وعند سوال منکر ونکیر لہ وعند النشر والحشر والحساب و المیزان والصراط، ولا یغفلون عنھم في موقف من المواقف"

ترجمہ: ہم نے "کتاب الاجوبہ عن الفقھاء والصوفیہ" میں ذکر کیا ہے کہ تمام ائمہ فقہاء وصوفیہ اپنے اپنے متبعین کی شفاعت کرتے ہیں اور جب ان کے مقلد کی روح نکلتی ہے، جب منکر نکیر اس سے سوال کو آتے ہیں، جب اس کا حشر ہوتا ہے، جب نامہ اعمال کھلتے ہیں، جب حساب لیا جاتا ہے، میزان اور پل صراط پر غرض ہر حال میں اس کی نگہبانی فرماتے ہیں اور کسی جگہ اس سے غافل نہیں ہوتے۔

(المیزان الکبری، فصل في بیان جملۃ من الامثلۃ، ج1، ص53، مطبوعہ مصطفی البابي، مصر)

علماومشائخ کی شفاعت کا اعتقاد رکھنا ضروری ہے، اس کے متعلق "المعتقد المنتقد" میں ہے:

"ویجب الایمان بانہ یشفع غیرہ ایضا من الانبیاء والملائکۃ والعلماء والشھداء والصلحین و کثیر من المومنین وغیرھم من القرآن والصیام والکعبۃ وغیرھا مما ورد فی السنۃ" **ترجمہ:** اور اس بات پر بھی ایمان واجب ہے کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علاوہ دیگر انبیاء، فرشتے، علما، شہدا، نیک لوگ اور کثیر مؤمنین اور ان کے علاوہ قرآن پاک، روزہ، کعبہ، وغیرہا وہ چیزیں کہ جن کی شفاعت کا احادیث میں ذکر ہوا، وہ تمام بھی شفاعت کریں گی۔ **(المعتقد المنتقد، صفحہ227، دار اھل سنت، کراچی)**

مشائخ عظام اپنے مریدوں کی شفاعت کریں گے اس کی تصریح کتب ائمہ میں موجود ہے، چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے: "اللہ کی طرف وسیلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف وسیلہ مشائخ کرام، سلسلہ بہ سلسلہ جس طرح اللہ عزوجل تک بے وسیلہ رسائی محال قطعی ہے، یونہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک رسائی بے وسیلہ دشوار عادی ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب شفاعت ہیں، اللہ عزوجل کے حضور وہ شفیع ہوں گے اور **ان کے حضور علماء واولیاء اپنے متوسلوں کی شفاعت کریں گے، مشائخ کرام دنیا ودین و نزع وقبر وحشر سب حالتوں میں اپنے مریدین کی امداد فرماتے ہیں۔**"

(فتاوی رضویہ، جلد21، ص464، رضافاؤنڈیشن، لاهور)

صدرالشریعہ، بدرالطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرّحمۃ محشر کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اب (یعنی شفاعت کا دروازہ کھلنے کے بعد) تمام انبیاء اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے، **اولیائے کرام، شہدا، علما، حفاظ، حجاج، بلکہ ہر وہ شخص جس کو کوئی منصبِ دینی عنایت ہوا، اپنے اپنے متعلقین کی شفاعت کرے گا۔** نابالغ بچے جو مرگئے ہیں، اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے، یہاں تک کہ علما کے پاس کچھ لوگ آکر عرض کریں گے، ہم نے آپ کے وضو کے لیے فلاں وقت میں پانی بھر دیا تھا، کوئی کہے گا: کہ میں نے آپ کو استنجے کے لیے ڈھیلا دیا تھا، علما ان تک کی شفاعت کریں گے۔"

(بہارشریعت، ج1، ص139تا141، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدرالافاضل، فخر الاماثل حضرت علامہ مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: "حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعتیں کئی طرح کی ہوں گی، بہت لوگ تو آپ کی شفاعت سے بے حساب داخلِ جنت ہوں گے اور بہت لوگ جو دوزخ کے مستحق ہوں گے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے دخولِ دوزخ سے بچیں گے اور جو گنہگار مؤمن دوزخ میں پہنچ چکے ہوں گے، وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ اہلِ جنّت بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے فیض پائیں گے، ان کے درجات بلند کیے جائیں گے۔ **باقی اور انبیاء ومرسلین علیہم السلام وصحابہ کرام وشہداء وعلماء واولیاء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین**

اپنے متوسلین کی شفاعت کریں گے۔لوگ علماء کو اپنے تعلقات یاد دلائیں گے، اگر کسی نے عالِم کو دنیا میں وضو کے لیے پانی لا کر دیا ہوگا، تو وہ بھی یاد دلا کر شفاعت کی درخواست کرے گا اور وہ اس کی شفاعت کریں گے۔" (کتاب العقائد، صفحہ34، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حضرت علامہ شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: "یقیناً کسی سے مرید ہونے کے بعد اس کی امید ہے کہ اگر اس کا پیر نہیں، تو اس کے اوپر کے مشائخ قیامت کے دن اس کی شفاعت فرمائیں گے، اتنا تو صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ علما اپنے متعلقین کی شفاعت فرمائیں گے، مریدین اپنے پیر کے متعلقین میں سے یقیناً ہیں۔" (فتاوی شارح بخاری، جلد2، صفحہ251، برکات اھلسنت، کراچی)

کامل مؤمنین کو شفاعت کا منصب دیا جائے گا، چنانچہ حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: "استكثروا من الاخوان فان لكل مؤمن شفاعة يوم القيمة" رواه ابن النجار في تاريخه عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه" ترجمہ: اللہ کے بکثرت نیک بندوں سے رشتہ و علاقہ محبت پیدا کرو کہ قیامت میں ہر مؤمن (کامل) کو شفاعت کا حق دیا جائے گا۔ اس کو ابن النجار نے اپنی تاریخ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے۔

(کنز العمال بحوالہ ابن نجار عن انس، حدیث24642، ج4، ص9، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

مؤمنین اپنے بھائیوں کی شفاعت کریں گے، چنانچہ بخاری شریف کی حدیث اس بات پر شاہد ہے، ایک طویل حدیث کا ایک جز ملاحظہ ہو: "فما أنتم بأشد لي مناشدة في الحق قد تبين لكم من المؤمن يومئذ للجبار وإذا رأوا أنهم قد نجوا في إخوانهم يقولون ربنا إخواننا كانوا يصلون معنا ويصومون معنا ويعملون معنا فيقول الله تعالى اذهبوا فمن وجدتم في قلبه مثقال دينار من إيمان فأخرجوه ويحرم الله صورهم على النار فيأتونهم وبعضهم قد غاب في النار إلى قدمه وإلى أنصاف ساقيه فيخرجون من عرفوا ثم يعودون فيقول اذهبوا فمن وجدتم في قلبه مثقال نصف دينار فأخرجوه فيخرجون من عرفوا ثم يعودون فيقول اذهبوا فمن وجدتم في قلبه مثقال ذرة من إيمان فأخرجوه فيخرجون من عرفوا قال أبو سعيد فإن لم تصدقوني فاقرءوا ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا﴾ فيشفع

النبيون والملائكة والمؤمنون فيقول الجبار بقيت شفاعتي فيقبض قبضة من النار فيخرج أقواما قد امتحشوا"ترجمہ: تم لوگ آج کے دن اپنا حق لینے کے لیے جتنا تقاضا اور مطالبہ مجھ سے کرتے ہو، اس سے زیادہ مسلمان لوگ اللہ سے تقاضا اور مطالبہ کریں گے اور جب وہ دیکھیں گے کہ اپنے بھائیوں میں سے انہیں نجات ملی ہے، تو وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے بھائی بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ دوسرے (نیک) اعمال کرتے تھے (ان کو بھی دوزخ سے نجات عطا فرما) چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ایک اشرفی کے برابر بھی ایمان پاؤ، اسے دوزخ سے نکال لو اور اللہ ان کے چہروں کو دوزخ پر حرام کر دے گا۔ چنانچہ وہ آئیں گے اور دیکھیں گے کہ بعض کا تو جہنم میں قدم اور آدھی پنڈلی جلی ہوئی ہے۔ چنانچہ جنہیں وہ پہچانیں گے انہیں دوزخ سے نکالیں گے، پھر واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں آدھی اشرفی کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ جن کو وہ پہچانتے ہوں گے ان کو نکالیں گے۔ پھر وہ واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ پہچانے جانے والوں کو نکالیں گے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے، تو یہ آیت پڑھو ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا﴾ ترجمہ: "اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اگر نیکی ہے، تو اسے بڑھاتا ہے۔" پھر انبیاء اور مومنین اور فرشتے شفاعت کریں گے اور پروردگار کا ارشاد ہو گا کہ اب سوائے ارحم الرّٰحمین کے کوئی باقی نہ رہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ دوزخ سے ایک مٹھی بھرلے گا اور ایسے لوگوں کو نکالے گا جو کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔

(صحیح البخاری، کتاب التوحید، جلد 9، صفحہ 128، مطبوعہ دار طوق النجاہ، بیروت)

شفاعت کرنے والوں کے بارے جامع ترمذی اور مشکوۃ شریف میں ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "إن من أمتي من يشفع للفئام من الناس ومنهم من يشفع للقبيلة، ومنهم من يشفع للعصبة، ومنهم من

یشفع للرجل حتی یدخلوا الجنة" یعنی: میری امت میں سے بعض وہ ہیں جو ایک جماعت کی شفاعت کریں گے، بعض وہ جو ایک خاندان کی شفاعت کریں گے، بعض وہ ہیں جو ایک کنبہ کی شفاعت کریں گے بعض وہ ہیں جو صرف ایک آدمی کی شفاعت کریں گے حتی کہ یہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(جامع ترمذی، جلد4، صفحہ627، مصطفی البابي الحلبي، مصر)

مفسر قرآن، شارح مشکوۃ، حکیم الامت، مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

"فئام" جمع ہے اس کا واحد کوئی نہیں۔ اس کے معنی ہیں جماعت، بعض نے فرمایا یہ جمع ہے "فئة" کی۔ قبیلہ وہ جماعت جو ایک دادا کی اولاد ہو۔ عصبة بھی جمع ہے جس کا واحد کوئی نہیں، یہ دس سے چالیس تک پر بولی جاتی ہے۔ اس حدیث کی تفصیل دوسری احادیث میں وارد ہے کہ حافظ پانچ پشت کی، عالم چودہ پشت کی، شہید اتنی جماعت کی شفاعت کریں گے وغیرہ۔ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ **قیامت میں اولًا عدل الٰہی کا ظہور ہو گا، اس وقت حضور کے سوا کوئی شفاعت نہ کرے گا، بعد میں فضل الٰہی کا ظہور ہو گا اس وقت اور حضرات بھی شفاعت کریں گے۔ یہاں دوسرے وقت کا ذکر ہے اس وقت مؤمنین بھی شفاعت کریں گے۔ "من امتی" فرمانے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شفاعتیں امت محمدیہ کے لیے ہیں کہ ان کے علماء صالحین شفاعت کریں گے۔"** (مرآۃ المناجیح، جلد7، صفحہ340، قادری پبلشرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو واصف محمد آصف عطاری

04رجب المرجب 1445ھ/16جنوری 2024ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے